پنچ تنتر کی کہانیاں
ٹوپی بیچنے والا اور بندر
اور دوسری کہانیاں
بڑے حروف کی کتابیں

پنچ تنتر کی کہانیاں

ٹوپی بیچنے والا اور بندر

اور دوسری کہانیاں

مترجم

غلام حیدر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی ۔110025

بی پی آئی انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ

پہلا انگریزی ایڈیشن : 2011

پہلا اردو ایڈیشن : 2014

تعداد : 1000

مترجم : غلام حیدر

BPI INDIA PVT LTD

National Council for Promotion of Urdu Language
Farogh-e-Urdu Bhawan,
FC-33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110025

This Urdu edition is published by BPI INDIA PVT LTD in collaboration with National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Higher Education, Govt. of India Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi.

The Cap Seller and the Monkeys

بہت دنوں کی بات ہے، ایک راجو نام کا آدمی رہتا تھا۔ وہ گاؤں اور چھوٹے بڑے شہروں میں گھوم گھوم کر رنگ برنگی ٹوپیاں بیچا کرتا تھا۔ ایک دن کسی نئے شہر پہنچنے کے لیے ایک جنگل پار کرتے کرتے وہ بہت تھک گیا۔ اس نے سوچا کہ ایک بڑے سے پیڑ کی چھاؤں میں لیٹ کر کچھ دیر آرام کرلے۔

اس نے ٹوپیوں کی گٹھری پیڑ کے نیچے رکھی اور سو گیا۔ اس پیڑ پر بندروں کے ایک بہت بڑا غول رہا کرتا تھا۔ جلدی ہی سارے بندر پیڑ سے نیچے اتر آئے اور رنگ برنگی ٹوپیوں سے کھیلنے لگے۔ ان کے شور سے راجو، کی آنکھ کھل گئی۔ بندر فوراً ساری ٹوپیاں لے کر پیڑ پر چڑھ گئے۔

راجو نے دیکھا کہ ذرا سی دیر میں اس کی ساری ٹوپیاں غائب ہو گئیں۔ اُسے بہت غصہ آیا۔ غصے میں وہ بندروں پر بہت چیخا چلایا مگر بندروں نے بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے زور زور سے خوں خاں کرنا اور چیخنا شروع کر دیا۔ راجو غصہ سے پاگل ہو گیا۔ اور اس نے پتھر اٹھا کر ایک بندر کو مارا۔ جواب میں بندروں نے بھی پیڑ کے پھل توڑ کر راجو کی طرف پھینکنا شروع کر دیے۔

اس پر راجو کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے ایک ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی۔ پیڑ پر سارے بندروں نے بھی ٹوپیاں سر پر رکھ لیں۔ پھر راجو نے اپنی ٹوپی اتار کر زمین پر پھینک دی۔ فوراً بندروں نے بھی اپنی ٹوپیاں اتار اتار کر زمین پر پھینک دیں۔

راجو نے جلدی جلدی اپنی ٹوپیاں سمیٹیں اور انھیں گٹھری میں باندھ کر اس شہر کی طرف چل پڑا۔

بُدّھو کوّا

دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد ایک کوّے کو کسی نہ کسی طرح ڈبل روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا مل ہی گیا۔ اس نے ایک پیڑ پر بیٹھ کر اس ٹکڑے میں سے کترنا شروع کیا۔

ادھر نیچے ایک گیدڑ کا گزر ہوا۔ اس نے کوے کی چونچ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا تو اس کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ ''یہ ٹکڑا تو مجھے ضرور ملنا چاہیے''۔ گیدڑ نے سوچا۔ وہ پیڑ کے نیچے بیٹھ گیا اور کوے سے بات کرنا شروع کی۔

''واہ کتنے خوبصورت پرندے ہو تم۔ تم آئے کہاں سے ہو؟'' گیدڑ نے بڑی مکاری سے کوے سے پوچھا۔ کوے کو اب تک کسی نے خوبصورت نہیں کہا تھا۔ مگر کوا گیدڑ کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے ٹکڑے کو کھاتا رہا۔

''کیا میں سچ مچ خوبصورت ہوں؟'' کوے نے ذرا دیر سوچا۔

''تم جیسے پرندے کی تو آواز بھی بہت سریلی ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ بہت اچھا گاتے ہوگے۔ پیارے کوے تم کتنے اچھے ہو۔ بس تم مجھے کوئی اچھی سی دھن سنا دو!'' گیدڑ برابر مکاری کی باتیں کرتا رہا۔ آخر بدھو کوے کو گیدڑ کی چکنی چپڑی باتوں پر سچ مچ یقین آ گیا۔

''پیارے کوے، گاؤ گاؤ!'' گیدڑ نے خوشامد کی اور کوے نے گانے کے لیے جیسے ہی اپنی چونچ کھولی روٹی کا ٹکڑا گرا اور سیدھا گیدڑ کے منہ میں پہنچ گیا۔ کوے کو غصہ تو بہت آیا مگر کیا کرتا! گیدڑ مزے لے لے کر روٹی چباتا بھاگا چلا گیا۔

انگور کھٹے

فردوس لومڑی بہت بھوکی تھی۔ وہ جگہ جگہ کھانا ڈھونڈتی پھر رہی تھی کہ چلتے چلتے قریب کے چھوٹے سے گاؤں میں انگور کے ایک باغ میں پہنچ گئی۔ انگور کی بیلوں سے لٹکے ہوئے انگور اسے بڑے رسیلے لگے۔ وہ بہت خوش ہوئی۔

فردوس ادھر ادھر دیکھتی ہوئی چپکے چپکے انگور کی بیلوں تک پہنچ گئی۔ انگوروں کے گچھوں کو قریب سے دیکھ کر اسے اور بھی لالچ آیا۔ اس نے انگور کی ہری ہری بیلوں کو دیکھا مگر اس کی نگاہیں میٹھے رسیلے انگوروں کے خوبصورت گچھوں پر جم کر رہ گئیں۔

''اوہو، ان میٹھے میٹھے انگوروں کو بس میرا ہی انتظار ہے''۔ فردوس نے دل میں سوچا۔ وہ اچھلی، انگور کے ایک گچھے کو توڑنے کے لیے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

مگر انگور تو بہت اونچے تھے۔ ''ایک اور چھلانگ! اور بس انگور میرے ہیں۔'' وہ سوچ رہی تھی۔ وہ کودی — برابر کودتی رہی، مگر کسی طرح بھی انگوروں تک نہ پہنچ سکی۔ ایک انگور بھی اس کے ہاتھ نہ آیا۔

غصے اور تھکن سے چور، فردوس آخری بار اچھلی۔ مگر اس بار بھی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ ''اوہ! کیوں میں اتنی کود، پھاند مچائے ہوئے ہوں۔ یہ انگور تو کھٹے ہیں۔'' وہ سوچتے ہوئے وہاں سے نو دو گیارہ ہوگئی۔

ٹوپی بیچنے والا اور بندر

اور دوسری کہانیاں

پنچ تنتر کی تمام کہانیوں کے ساتھ ایک خاص خیال جڑا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کہانیاں ایک مشہور استاذ وشنو شرما کی نصیحتیں ہیں۔ انھوں نے یہ مزے دار کہانیاں ایک شاہی خاندان پنچ تنتر کے تین نوجوان شہزادوں کے لیے لکھی تھیں۔ "پنچ" کے معنی ہوتے ہیں 'پانچ' اور "تنتر" کا مطلب ہے 'کام کرنے کا انداز'۔ وشنو شرما نے شہزادوں کو ان سادہ کہانیوں کے ذریعے سمجھداری سے کام کرنے کا طریقہ سکھایا۔ بچے یہ کہانیاں آج بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

اس سلسلے کی دوسری کتابیں

BPI INDIA PVT LTD
…13/A, Ground Floor,
… Mehrauli Badarpur Road,
…o Sarai, New Delhi - 110030 (India)
… +91-11-43394300
…ail: sales@bpiindia.com
…PI INDIA PVT LTD, 2014

National Council for Promotion of Urdu Language
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110025
Tel: +91-11-49539000, E-mail: urducouncil@gmail.com